والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

چون بدلالت کریمہ مقصد فلاح ہر صاحب عقل منحصر بر عمر موقوف است بر ایصال غیر بحق و صبر با تکمیل نفس خود بایمان و عمل صالح کہ حق عبارت از تصحیح عقائد و صبر و عمل صالح کنایت است از اصلاح اعمال بنا بر حکم مذکور این مختصری ضروری

تنبیہات وصیت

از کلک فیض رقم جامع شریعت و طریقت ماہر علوم نقلی و عقلی واقف اسرار خفی و جلی سیدنا و وسیلتنا الی اللہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی دامت فیوضہم تراوید۔ حسب فرمایش مولوی محمد عبد الصمد صاحب گنگوہی

بتصحیح احقر مولوی محمد مصطفیٰ مجتبائی کس مرحوم باہتمام منشی نصیر الدین مالک مطبع نامی گرامی

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر اشرف علی مظہر مدعا ہے کہ یہ چند تنبیہات بطور وصیت کے معروض ہیں۔ تذکیرًا و تذکرًا لقول اللہ تعالے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ۔ ولقولِ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔

تنبیہ اوّل

حدیث مرفوع میں ہے قال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ماحقُّ امرِئٍ مُسلمٍ لہٗ شیءٌ یُوصی فیہ یبیتُ لیلتَینِ اِلّا ووصیّتُہٗ مکتوبۃٌ عندہٗ رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ جس سے حقوق واجبہ کی وصیت کا وجوب اور حقوق غیر واجبہ کی وصیت کا ندب بطور عموم مجاز کے مستفاد ہوتا ہے۔

تنبیہ دوم

اس ناکارہ کی عمر اسوقت قریب پچاس سال کے آگئی ہے یعنی ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۰ھ کو پورے پچاس ہو جاوینگے اور اسوقت جو حالت موجودہ ہے اُسکے اعتبار سے اُس

قول کا مصداق ہے ؎ ایکہ پنجاہ رفت و درخوابی + مگر این پنجروز دریابی + جیسا اس کے چند سال قبل ایک موقع پر یہہ لکھ چکا تھا ؎ چہل سال عمر عزیزت گذشت + مزاج تو از حال طفلی نگشت +

تنبیہ سوم

نظر بر حدیث بالا و شعر مذکور بعض امور کے اعتبار سے واجب اور بعض کے اعتبار سے مناسب سمجھا کہ مختصر وصایا حسب حالت موجودہ لکھکر اُن کی عام اطلاع کردوں اسمیں میرے نفع کے ساتھ دوسروں کا بھی نفع ہے علماً بھی اور عبرۃً بھی چنانچہ مفصل مطالعہ وصایا سے لازمی و متعدی مصالح ساتھ ساتھ معلوم ہوتے جاینگے نیز ممکن ہے کہ دوسرے بھی اس کی تقلید کریں تو طاعت کا تسبب بھی طاعت ہے۔

تنبیہ چہارم

میں اپنے سب دوستوں سے استدعا کرتا ہوں کہ میرے سب معاصی صغیرہ وکبیرہ عمد و خطا کے لیئے استغفار فرماویں اور جو میرے اندر عادات و اخلاق ذمیمہ میں اُن کے ازالہ کی دعا کریں۔

تنبیہ پنجم

میرے بعض اخلاق سیئہ کے سبب بعض بندگان خدا کو حاضرانہ و غائبانہ میری زبان و ہاتھ سے کچھ کلفتیں پہونچی ہیں اور کچھ حقوق ضائع ہوئے ہیں خواہ اہل حقوق کو اُنکی اطلاع ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو میں نہایت عاجزی سے سب چھوٹے بڑوں سے استدعا کرتا ہوں کہ بتہ دل سے اُن کو معاف فرما دیوین اسد تعالے اُن کی تقصیرات سے درگذر فرماویں گے۔ میں بھی اُنکے لئے یہہ دعا کرتا ہوں کہ اسد تعالی اُن کو دارین میں عفو و عافیت عطا فرماویں معذرت کرنے والے کی تقصیر سے درگذر کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اگر معاف کرنے کی ہمت نہ ہو تو حسب فتوی شرعی مجھ سے عوض لے لیں خدا کے لئے قیامت پر مواخذہ نہ رکھیں کہ اس کا کسی طرح تحمل نہیں۔

تنبیہ ششم

اِس قبیل کی کوتاہیاں جو دوسروں سے میرے حق میں ہو گئی ہوں میں بطیب خاطر گذشتہ اور آیندہ کے لیے محض خدا تعالے کے راضی کرنے کو اور اپنی خطاؤں کی معافی کی توقع پر وہ سب معاف کرتا ہوں۔

تنبیہ ہفتم

میرے متعلق ایک امر اصل سے بڑھا کر مشہور کر دی گئی وہ یہ کہ اس شخص نے اپنے باپ کے ترکہ سے کچھ نہیں لیا اصل واقعہ یہ ہے کہ میں نے قصد بیشک ایسا ہی کیا تھا اور اسی سے یہ شہرت ہو گئی مگر خاندان نے نہ مانا اس لئے اُس کی یہ صورۃ اختیار کی گئی کہ جو قطعات زمین مرہون تھے اُنکے زر رہن سے جتنا وصول ہو چکا تھا اُس کو منہا کر کے بقیہ حق واقعی میں سے بقدر اپنے حصہ شرعیہ کے بطور حوالہ کے روپیہ اپنے بھائی سے لے لیا اور اُس زمین سے دستبردار ہو گیا اور جو اراضی بیع یا جدی تھیں اُنکو بھائی کے ہاتھ بیع کر دیا اور جدی میں جو حصہ وارثانِ اناث کا تھا جس کو بعض نے حسب عرف نہیں لیا میں نے اُس کو قبول نہیں کیا اور جو حصہ نقد روپیہ میں تھا جو کہ بنک میں داخل تھا اور جس کا نفع قریب قریب اصل کے وصول بھی ہو چکا تھا چونکہ مجھ کو بنک کی آمدنی میں کلام ہے جس کو میں نے رسالہ تحذیر الاخوان میں لکھا بھی ہے اسلیے میں نے اُسکے لینے سے قطعی انکار کر دیا لیکن اُس میں حساب سے جتنا میرا حصہ ہوتا تھا میرے بھائی نے اُتنا روپیہ اپنے پاس سے بطور تبرع کے بلا میری طلب کے بلکہ تصریح نہی کے دیدیا اور ان ذرائع سے جو روپیہ حاصل ہوا اُس سے مکان مسکونہ (جسکے اوپر بالاخانہ بھی ہے جو بضرورت تخلیہ ہے وقت تحریر تفسیر کے بنایا گیا تھا) طیار کرایا جسکے طیار کرنے کے لئے اعلیٰ حضرت مرشدنا رحمہ اللہ کا ارشاد ہوا تھا جس کی مصلحتیں رہنے سے سمجھ میں آئیں۔ اور اُسی روپیہ سے سفر حج معہ اہل خانہ کے کیا اور وہاں چندے قیام بھی ہوا۔ اور کچھ متفرق طور پر صرف ہو گیا اور وہ سب روپیہ ختم کر کے اور نوکری چھوڑ کر توکل کی نقل اختیار کی اور اس کا بہت زیادہ التزام رکھا کہ توکل کی فتوحات میں سے مد تعمیر غیر وقفی میں کہ ایک درجہ میں زائد از حاجت ہو جانے

کے سبب بروئے حدیث ناپسندیدہ ہے صرف نہ کیا جاوے بحمد اللہ اس التزام میں کامیابی ہوئی اگر کبھی اُس میں مختصر سی ضرورت ہوئی بھی تو اہل خانہ نے اپنے طور پر اُس میں صرف کیا اور میں نے اُنکو مناسب رقم ہبہ کر دی میں نے اس تصحیح حکایۃ مشہورہ کی ساتھ جس کے ذکر کو اس آیت نے ضروری قرار دیا یُحِبُّونَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا الآیۃ اس التزام کا اسلئے ذکر کیا کہ اہل توکل اسکی موافقت کریں تو احسن ہے کہ برکت کی آمدنی بے برکتی کے مد میں صرف نہ کریں۔

تنبیہ ہشتم

اسیطرح ایک دوسری حکایت جو اپنی تمام برادری کے متعلق ہے قابل تصحیح ہے وہ یہہ کہ ہم لوگ فاروقی مشہور ہیں مگر اس کا ثبوت حسب قواعد روایت نہیں ہوتا چونکہ میں نے بہت جگہہ اپنے نام کے ساتھ لفظ **فاروقی** لکھا ہے اور مثنوی زیر و بم میں کہ اول تصانیف سے ہے پورا نسب نامہ بھی نظم بنام لکھدیا ہے (جس میں شروع ہی سلسلہ میں جو کہ شیخ امان اللہ تک بی بی عزیز النسا زوجۃ العم العینی و بی بی اللہ دی ابنۃ العم بالقرابۃ البعیدۃ سے مروی ہے غلطی سے ایک کمی بھی رہ گئی ہے جو ایک پرانے کاغذ دیکھنے سے رفع ہو گئی وہ یہہ کہ شیخ محمد جلال اور شیخ عبد النبی کے درمیان میں ایک نام شیخ رحمت اللہ رہ گیا مگر حسام عبرت کی تمہید میں وہ درج ہو گیا ہے) اور انتساب الی غیر الآباء پر حدیث میں وعید ہوئی ہے اسلئے اسکی تحقیق اور پھر اظہار کی ضرورت ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ہم لوگ بروئے نسب نامہ و نیز تواتر حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ کی اولاد میں ہیں اور ہندوستان میں اور بھی بہت لوگ ادہمی ہیں اور یہہ سب فاروقی مشہور ہیں اور حضرت ابراہیم بن ادہم رح کے باب میں تین روایتیں ہیں ایک یہہ کہ وہ فاروقی ہیں قصبہ کے اور دوسرے ادہمیوں کے جتنے نسب نامے دیکھے گئے وہ سب اسی کے موافق ہیں اور تاریخ فرشتہ میں بھی اسی کے موافق لکھا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان نسب ناموں میں اور نام ہیں اور تاریخ فرشتہ میں اور نام اور ایک بہت بڑے صاحب کشف بزرگ کے (جنکی دعا سے ہم دونوں بھائی پیدا ہوئے ہیں جس کا قصہ حسام عبرت کے شروع میں میری عبارت

سے لکھا گیا ہے کہ وہ بھی عجیب و غریب ہے) کشف سے نیز اس کی تائید ہوتی ہے اور اسی کے موافق مجھکو ایک منام بھی ہوا تھا کہ ایک شخص نے اول مجھ سے نسب کے متعلق دریافت کیا اور میرے اس دعوی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تصدیق کرنے گیا اور واپس آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کو مجھ سے نقل کیا۔

دوسری روایت یہہ کہ وہ سید حسینی زیدی ہیں۔ حضرت مخدوم شرف الدین یحیی منیری رح کا یہہ قول نفحات مکیہ یعنی شمائم امدادیہ کے حصہ اول میں نقل کیا گیا ہے اور حضرت زید شہید تک انکا نسب نامہ بھی پہونچا ہے اور قلمی نسب نامہ مہر و پور میں حضرت ممدوح سے بحوالہ فوائد المریدین اور حضرت شیخ فرید گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ انکے ایک رسالہ کے یہہ قول میں نے منقول دیکھا ہے۔ تیسری روایت جس کو محدثین نے اختیار کیا یہہ ہے کہ یہہ عجلی اور بقول بعض تیمی ہیں کذا فی التقریب والتہذیب والخلاصہ اور القول المستحسن فی فخر الحسن میں باپ کی طرف سے عجلی اور ماں کیطرف سے ظناً تیمی کہا ہے اور اس پر دونوں قول متطابق بھی ہو جاویں گے اور یہہ عجل ربیعہ کا بیٹا ہے اور بنو تیم طانجہ کے واسطہ سے الیاس بن مضر کی اولاد میں ہیں اور ربیعہ اور مضر نزار میں شریک ہیں اور نزار معد بن عدنان کا بیٹا ہے نزار بن معد بن عدنان نسب نبوی میں ہیں تو اس حساب سے بنو تیم و بنو عجل دونوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بنی اعمام میں سے ہیں اور قریش میں سے

ے نقل کی مرزا مولانا محی الدین الہ آبادی ۱۲ منہ

ع اونکی عبارت یہ ہے۔ انجاز بزرگان خاندان مو دیگر حاضران واقعہ شنیدہ است حاصل مجموعش آنست کہ والد صاحب مرحوم بمقام میرٹھ بمرض خارش چنان مبتلا شدند کہ تدبیرے نافع نمیشد ڈاکٹرے گفت کہ یک دوا برائے این مرض حکم اکسیر میدارد لاکن قاطع النسل است والد صاحب چون از مرض بتنگ آمدہ بودند با آنکہ آنوقت فرزندے نرینہ از اولاد او زندہ نبود فرمودند بقائے شخص متقدم است از بقائے نسل و استعمال آن دوا نمودند حق تعالی صحت بخشید انگاہ بتصور قطع نسل خیلے پریشاں شدند چون بحصول رخصت از ریاست شیخ الہی بخش صاحب مرحوم رئیس میرٹھ در وطن آمدند و بالمخانہ خود یعنی والدہ صاحبہ این راقم تذکرہ درمیان نہادند این خبر ایشان را ہم پریشان کردہ شد مشدہ خبر بوالدۂ ایشان یعنی بجدۂ احقر رسید اتفاقاً دراں زماں حضرت حافظ غلام مرتضی صاحب ممدوح الصدر بہ سابقہ تعلقے کہ با نانا صاحب مے داشت تشریف آوردند نانی صاحبہ در خدمت ایشان عرض نمود کہ فرزندان این دختری زیند حضرت بطریق معما فرمودند کہ در کشاکشی عمر و علی ہلاک میشوند دریں بعلی سپرد کنید زندہ خواہند ماند این معما مجذوبانہ بخیال کسے نیامد الا والدہ صاحبہ کہ بفہم خداداد آن را حل کردند گفتند کہ مطلب والد صاحب اینست کہ پدر فرزندان (یعنی والد صاحب) فاروقی اند و مادر شان (یعنی والدہ صاحبہ) علوی اند و ہنوز ہر قدر کہ فرزند بوجود آمدند نام شان بر نام پدر نہادہ می شد مثل فضل حق وغیرہ این بار اگر فرزند عطا شود نامش بر خاندان مادر یعنی بلفظ علی نہادہ شود حضرت تبسم فرمودند کہ این دختر بسیار عاقل است مطلب من ہمیں است و فرمودند کہ انشاء اللہ تعالی دو پسر بوجود خواہند آمد یکے را اشرف علی و دیگری را اکبر علی نام نہید و ہر دو زندہ خواہند ماند و صاحب نصیب خواہند بود چنانچہ ما ہر دو برادران بوجود آمدند و تا اکنون زندہ و شاد و دفتر مسند ہستیم۔

نہیں کیونکہ قریش لقب ہے فہر بن مالک یا نضر بن کنانہ کا اور ربیعہ نزار کی ایک الگ شاخ میں ہیں لیکن عرب مستعربہ سے ہیں کیونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور عرب مستعربہ بھی کہلاتے ہیں۔ اخذتہ من لقطۃ العجلان۔ اور اس تعارض کے وقت بروئے قواعد علم تاریخ ترجیح محدثین کے قول کو ہوگی اور فاروقیت و سیادت بلادلیل ہوگی چنانچہ حاشیہ القول المستحسن میں اور انتصاح میں فاروقیت کی تصریحًا بھی نفی کی ہے ہاں محض احتمالاً یہ ممکن ہے کہ حضرت ابراہیم کی نانی یا دادی مثلاً فاروقی یا زیدی ہوں اور کسی نے اُن کو اُنکے واسطہ سے فاروقیت یا زیدیت کیطرف نسبت کردیا ہو اور یہ ایک توجیہ تصحیح کشف اور قول مورخین کی ہوسکتی ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بہرحال مجھکو کوئی صاحب نہ سید کہیں جیساکہ بعض خطوط میں لکھا ہوا آتا ہے نہ فاروقی کہیں جیسا میں اب تک لکھتا تھا اور دوسرے اپنے ہم نسبوں کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ اول تو ان انتسابوں میں کیا رکھا ہے کما قیل ؎ بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ✤ کہ دریں راہ فلاں بن فلاں چیزے نیست ✤ اور اگر ایسا ہی شوق ہے تو ادہمی کہنے تک کی گنجائش ہے اس سے آگے تجاوز کرنا بلادلیل ہے اور بلادلیل بات کہنا مخالفت ہے آیۃ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ کی۔

تنبیہ نہم

چونکہ محبت میں اکثر مدائح غیر واقعیہ مشہور کردیئے جاتے ہیں اس لئے میں اپنی سوانح لکھا جانا پسند نہیں کرتا اگر کسی کو بہت ہی بیتابی کا شوق ہو اور دوسرے اہل تدین وتحقیق بھی اجازت دیں تو روایت میں احتیاط شدید کو واجب سمجھنا چاہیئے ورنہ میں بری ہوتا ہوں۔

تنبیہ دہم متعلقہ تالیفات خود

یہ تالیفات کئی قسم ہیں۔

قسم اول وہ تالیفات جو مکمل ہوکر طبع ہوگئی ہیں

جزاء الاعمال - کرامات امدادیہ - کمالات امدادیہ - صفائی معاملات - اصلاح الرسوم
اسکی ایک فصل مستقل مسمی بہ طریقۂ مولد شریف علحدہ بھی چھپی ہے جسکے آخر میں
ایک مکتوب ملقب بہ مکتوب محبوب القلوب - بھی ہے - تعلیم الدین - تکمیل الیقین
یہ مجموعہ ہے دو کتابوں کے خلاصہ کا تعلیم الدین و سائنس و اسلام - اعمال قرآنی -
خواص فرقانی - آثار تبیانی - یہہ تینوں رسالے اعمال قرآنی کے تین حصے مشہور ہیں
اوراد رحمانی - علاج القحط والوباء - حفظ الایمان - اصلاح ترجمہ دہلویہ - اصلاح ترجمہ حیرت
اصلاح الخیال - حقوق الاسلام - رونمائے مثنوی منظوم - شوق وطن - اخبار یمنی -
الاستبصار فی فضل الاستغفار - اخبار الزلزلہ - القول الصواب فی مسئلۃ الحجاب -
تصویر المقطعات لتیسیر بعض العبارات - قصد السبیل الی المولی الجلیل - القول البدیع
فی اشتراط المصر للتجمیع - مثنوی زیر و بم - تلخیص المرقاۃ - تلخیص الشریفیہ - تسہیل المعانی -
تلخیص المنار - المدار - درایۃ العصمۃ - تلخیص ہدایۃ الحکمۃ - تلخیص البدایہ مع جدول الثلاثین -
تذییل شرح العقائد - عشرۂ طروس - ان دس رسالوں اور جدول کا مجموعہ تلخیصات عشر
کے نام سے مشہور ہے - سبعہ سیارہ اس میں کتب حدیث کی سندیں ہیں - اور
بعض اسانید کا شروع محتاج تحقیق مکرر ہے - تجوید القرآن - یادگار حق القرآن یہہ اختصار
ہے تجوید القرآن کا مع بعض زیادات کے - الاکسیر فی اثبات التقدیر - انوار الوجود فی اطوار
الشہود (عربی) التجلی العظیم فی احسن تقویم یہہ انوار الوجود کا ایک جزو ہے - الخطب
الماثورہ من الآثار المشہورہ - حفظ الاربعین - فروع الایمان - سبق الغایات فی نسق
الآیات - تحقیق تعلیم انگریزی - مکتوبات امدادیہ - حق السماع - یادیاران - کلید مثنوی -
دفتر اول در دو جلد - قربات عند اللہ و صلوات الرسول - اسکا ترجمہ مناجات مقبول ہے -
تتمہ مناجات مقبول - تنشیط الطبع فی اجراء السبع - الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح
التادیب لمن لیس لہ فی العلم والادب نصیب - زاد السعید فی الصلوۃ علی النبی الوحید -
نیل الشفا بنعل المصطفے - القول الفاصل بین الحق والباطل - یادگار دربار پر انوار خواجہ
صاحب رح - تحذیر الاخوان عن الربا فی الہندستان - التقی فی احکام الرقی - کشف الغشوہ
عن وجہ الرشوہ - التوزیع عن فساد التوزیع - الحق الصراح فی تحقیق اجرۃ الانکاح - یہہ پانچوں
رسالے یکجا چھپے ہیں - فیصلہ ہفت مسئلہ بارشاد حضرت حاجی صاحب رح جسکے بعض مضامین

کی عبارۃ خلاف تحقیق کے موہم ہے جسکی تفصیل حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ کی ایک تحریر سے جو اس کے متعلق ہے اور اس تنبیہ کے آخر میں ملحق ہے معلوم ہوگی جس کے ساتھ میں حرفاً حرفاً موافق ہوں۔ الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم و الخنیف۔ تنزیہ رمضان۔ تعلیم الطالب۔ بہشتی زیور از مضمون تجوید تا آخر۔ اور اول سے بیان تجوید تک مولوی احمد علی صاحب مرحوم کا لکھا ہوا ہے جسمیں میری بھی برابر کی شرکت رہی بہشتی گوہر۔ خاتمہ بالخیر۔ اصلاح الخیالات فی الطاعون۔ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد حکایات موعظت یہ رسالہ چشمہ رحمت کے ساتھ چھپی ہے مگر ایک حکایت حضرت بہلول کی ایک اور صاحب نے ملادی موخرۃ الظنون۔ یہ فتاوی اشرفیہ کا جزو ہو کر چھپ گیا ہے۔ نصیحت نامہ بجواب وصیت نامہ در رد اشتہار مفتری جو اکثر خادم فرضی مدینہ منورہ کے نام سے شائع ہوتا رہتا ہے۔ یہ مولانا صادق الیقین صاحب رح کے نام سے شائع ہوا تھا۔ رفع الخلاف فی حکم الاوقاف۔

قسم دوم وہ تالیفات جو مکمل ہو کر زیر طبع ہیں

تفسیر بیان القرآن بارہ جلدوں میں۔ امداد الفتاوے۔ فتاوی اشرفیہ کے دو حصے جو طبع ہوگئے ہیں اسکا جزو بنا دئے گئے ہیں۔ اسیطرح اور بعض مختصر رسائل بھی اس کے اجزا بنا دئے گئے مثل خطاب الندوہ وغیرہ۔ عرفان حافظ۔ الفتوح فی احکام الروح۔ ملخص الانوار و التجلی۔ شمائل المثنوی۔ حقیقۃ الطریقہ من السنۃ الانیقہ۔ النکت الدقیقہ۔ تائید الحقیقہ بالآیات العتیقہ اسکا ترجمہ بھی شاہ لطف رسول صاحب کا لکھا ہوا ساتھ ہی طبع ہوگا عرفان حافظ سے اخیر تک یہ مجموعہ التکشف فی مہمات التصوف کے نام سے موسوم ہے اور بوجہ اسکے غایت مفید ہونے کے بعد طبع کے خیال یہ ہے کہ ذاکر شاغل لوگوں کو اسکا درس سبقاً سبقاً دیا جاوے۔ نشر الطیب فی ذکر الحبیب۔ شم الطیب یہ جزو ہے نشر الطیب کا۔

قسم سوم وہ تالیفات جو مکمل ہو گئیں اور طبع ہونا باقی ہیں

وجوہ المثانی مع توجیہ الکلمات والمعانی۔ الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ

جامع الآثار مع تابع الآثار حصہ اول - بسط البنان لکف اللسان عن کاتب حفظ الایمان
زیادات علی کتب الروایات مع ذنابات لما فی الزیادات - تعدیل التقویم - ان میں سے
بعض کتابوں پر کسیقدر نظر ثانی کی ہے - مانہ دروس - تنبیہات وصیت - اصلاح
الانسار - بفضلہ تعالے یہہ اقسام ثلاثہ جنکی خدمت تکمیل کی لفظاً ومعنیً اللہ تعالے
نے میرے ہاتھ سے لی تنو کے عدد تک مع زیادہ منتہی ہوتے ہیں والحمد للہ علی ہذہ النعمہ

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی ۔ منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

اور بقیہ اقسام میں جو اسیطرح مکمل ہوجاویں یا جو معنیً میری طرف منسوب ہیں گو لفظاً
نہ ہوں وہ اور مزید نعمت ہے

قسم چہارم وہ کتابیں جو زیر تالیف ہیں اور اُن میں سے بعض کا سلسلہ طبع بھی جاری ہے

اصلاح انقلاب - یہہ القاسم میں ۱۳۳۲ھ سے نکل رہا ہے - حقوق العلم یہہ اخبار المشیر
میں ۱۳۲۹ھ سے نکلتا ہے - آداب معاشرت - اغلاط العوام - التعلیقات علے
سنن الترمذی اگر اللہ تعالے نے توفیق دی تو بقیہ صحاح پر بھی اسیطرح لکھنے کا خیال
ہے - کلید مثنوی دفتر ششم - الطرائف والظرائف یہہ ایک کشکول ہے جس میں
متفرق مفید مضامین وقتاً فوقتاً جمع کرتے رہنے کا خیال ہے - تربیت السالک -
عقاید باقی کالج بشکل جدول - فتاوی جو بعد امداد الفتاوی کے لکھے جارہے ہیں -
کرامات الصحابہ -

قسم پنجم وہ تحریرات نافعہ متفرقہ جو رسالہ کی شکل میں نہیں ہیں اور مختلف رسالوں یا پرچوں میں طبع ہوئی ہیں

مکاتبات حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ مرقومہ تذکرۃ الرشید
بعضے مضامین مطبوعہ پرچہ گلزار خلد قنوج ۱۳۰۶ھ اور اُسکے پس وپیش میں - ان میں
جو مضامین مسائل اختلافی کے متعلق ہیں بعض اُن میں مرجوع عنہ بھی ہیں - بعضے

مضامین در رد شیعہ متعلق مبحث اعلان کلمہ خلیفہ بلافصل۔

قسم ششم وہ رسالے جنمیں میرے مضامین دوسروں کی عبارۃ سے لکھے گئے

اشرف المواعظ[116] دو حصے۔ مواعظ اشرفیہ[117] یہہ دونوں چھپ چکے ہیں۔ دعوات عبدیت[118] اسکے متعدد حصے ہونگے ان میں ملفوظات اور مواعظ مسلسل طور پر جمع کئے جاوینگے جن میں ایک حصہ جو دس وعظ اور سوا سو ملفوظات پر مشتمل ہے طیار ہے اور طبع ہونیوالا ہے۔ تبیان البیان[119] یہہ حل ہوگا بعض مقامات تفسیر کا جو شیئاً فشیئاً لکھا جارہا ہے۔ اس قسم ششم کی کتابوں پر بالاستیعاب خود نظر کرنے کا التزام کرلیا ہے۔

قسم ہفتم وہ رسالے جو میری شرکت یا میری تحریک سے لکھے گئے ہیں

بہشتی زیور کے اول کے حصے جس کا ذکر قسم اول میں گذرا ہے۔ سائنس و اسلام ترجمہ حمیدیہ اس کا حرفاً حرفاً میں نے اصل سے مقابلہ کیا ہے۔ تیسیر المبتدی۔ تبلیغ دین مناجات مقبول نظم۔ رفیق الحجاج۔ کلام الملوک۔ یہ پانچ کتابیں اخیر کی میری تحریک سے لکھی گئی ہیں۔ شمائم امدادیہ کا دوسرا حصہ یہہ اصل میں فارسی میں ہے اور اسکے اخیر میں میری خاص عبارت سے کچھ مضمون لکھا ہوا بھی فارسی میں تھا اب یہہ سب ترجمہ اردو ہوکر چھپا ہے مگر اسمیں جو مضامین مسائل اختلافی کے متعلق ہیں انمیں بعضے مرجوع عنہ ہیں۔ التوابع النصیریہ۔

قسم ہشتم وہ کتابیں جنکی تصنیف زیر تجویز ہے

تکمیل جامع الآثار[129] کی۔ حوادث الفتاوی[131] اسمیں واقعات و معاملات جدیدہ کے احکام فقہیہ لکھنے کا ارادہ ہے۔

قسم نہم وہ تحریرات جو لکھنے کے بعد مسودہ کی حالت میں ضائع ہوگئیں

ان کا ذکر اس لئے مناسب ہوا کہ شاید کسی کے فکر و سعی یا دعا سے کہیں دستیاب

ہو سکیں۔ احیاء السنن یعنی احادیث دلائل حنفیہ متعلقہ جمیع فقہیات۔ الصلح
بین الاخوان فی مسئلۃ الامتناع والامکان۔ کراماتِ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ مرویہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ۔ مفصل حالات حضرت حاجی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ۔ نکات وحقائق قرآن بطور حاشیہ قرآن جنمین بعض مضامین بطرز
تصوف تھے۔ تاریخ تھانہ بھون بعبارت فارسی اسکی تبییض بھی ہو چکی تھی۔ خزینۂ
بابرکت یعنی تذکرہ علماء و مشائخ تھانہ بھون۔ یہہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی نظر انور سے بھی گذر چکی تھی۔ لیکن اسکی سندیں میرے خیال مین کچھ قوی
نہیں تھیں۔ انوار الوجود اردو اخیر کی دونوں کتابیں کسی کو ہبہ دیدی تھیں جواب یاد نہیں رہا

قسم دہم وہ تحریرات جو دوسرے مقام پر محفوظ ہیں مگر بدوں اپنی نظر ثانی کے اُن پر وثوق نہیں کر سکتا

نقل بعضے فتاوی موجودہ مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ بعضے ملفوظات جو لوگوں
نے اپنے طور پر لکھے ہیں اور مجھکو نہیں دکھلائے ہیں۔

ان تالیفات مذکورہ کے متعلق بعض امور اور بھی قابل عرض ہیں۔

امر اول۔ ان میں سے ان کتابوں کی زبان عربی ہے۔ سبق الغایات فی نسق
الآیات۔ انوار الوجود۔ التجلی العظیم۔ حواشی تفسیر بیان القرآن۔ تصویر المقطعات
التلخیصات العشر۔ مائۃ دروس۔ سبع سیارہ۔ الخطب الماثورہ۔ وجوہ المثانی۔
زیادات۔ جامع الآثار مع تابع الآثار۔ تایید الحقیقۃ بالآیات العتیقۃ۔

اور یہہ کتابیں فارسی میں ہیں

زیر و بم۔ تعلیقات ترمذی۔ عقائد بانی کالج۔ اور باقی اردو میں ہیں۔ لیکن امداد الفتاوی
میں جو سوال جس زبان کا آیا ہے اُسی زبان میں جواب لکھا گیا ہے۔

امر دوم۔ ان میں سے یہہ رسائل نظم ہیں۔ تجوید القرآن۔ یادگار حق القرآن
مثنوی زیر و بم۔ رونمائے مثنوی۔

امر سوم۔ ان میں سے بعض کتابیں عام لوگوں کے لیے بہت ہی مفید ہیں جیسے۔
بہشتی زیور مع بہشتی گوہر۔ اصلاح الرسوم۔ قصد السبیل۔ شوق وطن۔ تبلیغ دین۔

جدید تعلیم یافتہ والوں کے لئے سائینس و اسلام یا تکمیل الیقین۔

امر چہارم۔ تحدث بالنعمۃ کے طور پر خصوصیت کے ساتھ اُن کتابوں کا نام بھی ظاہر کرتا ہوں جو حضرت قطب الارشاد حجۃ اللہ سیدنا مولانا رشید احمد صاحب قدس سرہ کے سمع اقدس سے گذری ہیں۔ اور صلہ میں خلعت دعا مجھکو ملا ہے۔ وہ یہ ہیں اصلاح الرسوم۔ صفائی معاملات۔ الخطاب الملیح۔ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد جامع الآثار۔ کرامات امدادیہ۔

امر پنجم۔ تالیفات مذکورہ کے بعض مقامات میں مجھ سے اختصار موہم یا زیادہ موہم یا غفلت سے کچھ لغزشیں بھی ہوئی ہیں جو اسوقت ذہن میں حاضر ہیں اُن کی اطلاع جزئی طور پر دیتا ہوں اور جو اس وقت ذہن میں حاضر نہیں اُنکے لئے دو قاعدے عرض کرتا ہوں ایک یہہ کہ میرے کسی ایسے تصنیف میں جو اُس محل لغزش سے متاخر ہو اُسکی اصلاح کردی گئی ہو اور متاخر ہونا تاریخ کے ملانے سے جو کہ ہر تصنیف کے آخر میں التزاماً لکھی گئی ہے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اسی سے یہہ بھی معلوم کرلینا چاہئے کہ میری تالیفات میں جو مضمون متعارض ہو اُسمیں اخیر کا قول میرا سمجھا جائے دوسرا قاعدہ یہہ کہ ایسے مواقع مشتبہ کو دوسرے علماء محققین سے تحقیق کرلیا جاوے اور اُن کے قول کو میرے قول پر ترجیح دی جاوے اسیطرح اگر میرا لکھا ہوا کوئی مشتبہ فتوی کسی کی نظر سے گذرے اُس میں بھی یہی تقریر معروض ہے کیونکہ بعض اوقات لکھنے بعد خود مجھکو بعض جوابوں کا غلط ہونا محقق ہوا ہے میں نے سائل کا پتہ معلوم ہونے پر اُس کو مطلع بھی کردیا ہے لیکن پتہ معلوم نہ ہونے کی صورۃ میں یا اُس سائل کے پاس میری تصحیح کے محفوظ نہ رہنے کی تقدیر پر احتمال غلطی میں پڑنے کا ہو سکتا ہے اسلئے احتیاطاً یہہ عرض کیا گیا۔ اب اُن جزئی غلطیوں کے مقامات کو نقل کرتا ہوں۔

مقام اول۔ بہشتی زیور میں عشا کے بعد چار سنتیں لکھدی ہیں صحیح یہہ ہے کہ دو سنت ہیں اور دو نفل۔

مقام دوم۔ بہشتی زیور میں ایام بیض ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ تاریخوں کو لکھدیا ہے صحیح ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ہیں۔

مقام سوم۔ تعلیم الدین و بہشتی زیور میں تیجے چالیسویں وغیرہ کے بدعت ہونے کے ذکر میں یہ لفظ لکھا گیا ہے۔ ضروری سمجھکر کرنا اس سے شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید غیر ضروری سمجھکر کرنا جائز ہو سو یہہ قید واقعی بھی احترازی نہ بھی حکم یہہ ہے کہ خواہ کسی طرح سے کرے بدعت ہے۔

مقام چہارم۔ تعلیم الدین میں قبروں پر چراغ جلانے کے بارہ میں یہہ لفظ لکھا گیا ہے کثرت سے چراغ جلانا اسمیں بھی مثل مقام سوم کے سمجھنا چاہیئے حکم یہہ ہے کہ ایک چراغ رکھنا بھی بدعت ہے۔

مقام پنجم۔ تعلیم الدین میں روپیہ کے پیسے اودھار لینے کو مطلقاً منع لکھدیا ہے اور واقع میں اس حکم میں تفصیل ہے اگر عقد میں پورے پیسے ٹھہرے ہوں دوئی چوتی وغیرہ نہ ٹھہری ہوں اور عاقد کے پاس مبادلہ کے وقت پیسے پورے موجود بھی ہوں لیکن کسی وجہ سے اس وقت قبضہ نہیں کرایا تب تو جائز ہے اور اگر ایک شرط بھی مفقود ہو تو ناجائز ہے۔ چونکہ عام لوگ ان دونوں شرطوں کا لحاظ نہیں کرتے اسلئے انتظاماً علی الاطلاق منع کر دیا گیا۔

مقام ششم۔ شوق وطن گیارھویں باب صفحہ ۲۳ میں ایک حدیث میں بوجہ غلطی نسخہ کے لَمْ یُوْمِنْ لکھا گیا اور دوسرے کالم میں اسی بنا پر ترجمہ بھی غلط ہو گیا صحیح متن میں لَمْ یُوْصِ ہے اور ترجمہ یہہ ہونا چاہیئے جو شخص (باوجود ایسے حقوق متعلق ہونے کے جنمیں وصیت کرنا واجب ہو) وصیت نہ کر جاوے اسکو مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہیں ملتی الخ

مقام ہفتم۔ یادگار دربار پر انوار کے بالکل آخر میں ایک مضمون از قبیل عملیات لکھا ہے وہ کسی بزرگ سے منقول نہیں ایک صاحب کانپوری کاتب مضمون نے بہ نیت نفع وہاں کے مدرسے کے ایک تاویل سے ایسا لکھدیا ہے اسلئے اس عمل کو منقول سمجھکر استعمال نکریں نیز اسکی ترکیب بھی بلا تکلف قواعد سنت پر منطبق نہیں ہوتی

امر ہشتم۔ فروع الایمان میں ایک جگہہ لکھا ہے کہ اگر پابندی احکام کے ساتھ ڈپٹی کلکٹری یا بیرسٹری وغیرہ اختیار کرو تو چشم ما روشن دل ما شاد انتہی اس سے بظاہر شبہ ان اعمال کے جواز کا معلوم ہوتا ہے سو سمجھ لینا چاہیئے کہ مقصود اس

عبارۃ سے یہہ ہے کہ اگر پابندی احکام کی ساتھ ترقی دنیوی ہو تو اجازت ہے یہہ مثالیں خود مقصود نہیں کیونکہ ان اعمال کا مشروع ہونا نہ ہونا محتاج تفصیل مستقل ہے۔ لہذا ان مثالوں کو ارخاء عنان و تسامح پر محمول کرنا چاہیے اور انکے جواز علی الاطلاق کا شبہ نہ کرنا چاہیے۔

امر ہفتم۔ میری تحریرات میں جو مضامین از قبیل علوم مکاشفہ ہیں جو کہ علم تصوف کی ایک قسم ہے جس کو حقائق و معارف سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور حجج شرعیہ اُن سے ساکت ہیں اُن کو حسب قاعدہ اصولیہ و کلامیہ امور ثابتہ بدلائل شرعیہ کے درجہ میں نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ بالکل اعتقاد نہ رکھنا بھی جائز ہے۔ اور اگر اعتقاد رکھے تو محض احتمال کے درجہ سے تجاوز نہ کرے۔ اب فیصلہ ہفت مسئلہ کے متعلق حسب وعدہ تحریر حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ کی بعینہ نقل کی جاتی ہے۔

(نقل تحریر حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ)

رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ میں مسئلہ امکان کذب و امکان نظیر میں تو کوئی ایسا امر نہیں لکھا ہے کہ کسی کے خلاف ہو بلکہ اُسکے امکان کا اقرار اور اُسکی بحث سے احتراز لکھا ہے تو اسمیں کسی اہل حق کی مخالفت نہیں اور مسئلہ تکرار جماعت میں بسبب اختلاف روایات فقہ کے فریقین کو نزاع سے منع کیا ہے کہ مسئلہ مختلفہ میں مخالفت کرنا مناسب نہیں اور مسئلہ ندا ءغیر میں صاف صاف حق لکھا ہے کہ ندا ءغیر اگر حاضر و عالم الغیب جانکر کرے گا مشرک ہوگا اور جو لے اسکے شوق میں کہتا ہے تو گنہگار نہیں اور جو بدوں عقیدہ شرکیہ کے اور بدوں شوق کے یہہ سمجھکر کہے کہ شاید اُن کو حق تعالے خبر کردے تو خلاف محل نص میں خطاو گناہ ہے مگر شرک نہیں اور جو نص سے ثبوت ہو جیسا صلوۃ و سلام بخدمت فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام ملائکہ کا پہونچانا تو وہ خود ثابت ہے یہہ سب حق ہے اسمیں کوئی اہل حق مخالف اسکے نہیں کہتا اب رہے تین مسئلے قیود مجلس مولد و قیود ایصال ثواب اور عرس بزرگان کا تو اُس میں وہ خود لکھتے ہیں کہ در اصل مباح ہیں اگر اُنکو سنت و ضروری جانے تو بدعت و تعدی حدود اللہ تعالے

وگناہ ہے اور اسکے بدوں کرنے میں اباحت لکھتے ہیں اور ہم لوگ جو منع کرتے
ہیں تو وجہ یہہ ہے کہ اُنکو رسوم اہل زمانہ سے خبر نہیں کہ یہہ لوگ ان قیود کو ضروری
جانتے ہیں لہذا باعتبار اصل کے مباح لکھتے ہیں اور ہم لوگوں کو عادت عوام سے
محقق ہوگیا ہے کہ یہہ لوگ ضروری اور سنت جانتے ہیں لہذا ہم بدعت کہتے ہیں
پس فی الحقیقت مخالفت اصل مسائل میں نہیں ہوئی بلکہ بسبب عدم علم اہل زمانہ
کے یہ امر واقع ہوا ہے اسکی ایسی مثال ہے جیسے امام صاحب نے صابی کو ایک حکم دیا
اور صاحبین نے دوسرا حکم اور یہہ بسبب اختلاف حال کے ہوا ہے کہ امام
صاحب کے وقت میں اُنکا حال اہل کتاب جیسا تھا اور صاحبین کے وقت میں مجوس
جیسا پس اختلاف اصل مسئلہ کا نہیں بلکہ بوجہ حال اہل زمانہ کے۔ ایسا ہی دیگر مسائل
میں ہے ورنہ حضرت سلمہ کے عقائد ہرگز بدعت کے نہیں ہیں کہ اہل فہم و دانش خود
عبارت رسالہ سے سمجھ سکتا ہے فقط ختم ہوئی تحریر حضرت گنگوہی قدس سرہ کی۔
اب بقیہ تنبیہات معروض ہیں۔

تنبیہ یازدہم

میرے کتب خانہ میں ہر قسم کی اور بعض دوسرے فرقوں کی بھی کتابیں بلا میرے
قصد کے جمع ہوگئی ہیں سو محض اُنکے کتب خانہ میں ہونے سے سب کی صحت مضامین
کا شبہ نہ کیا جاوے جو کتاب یا جو مضمون قواعد شرعیہ کے خلاف ہو اُسکو باطل سمجھا جاوے

تنبیہ دوازدہم

خدا تعالے کے فضل سے اس وقت میرے ذمہ بالکل کسی کا قرض نہیں اور حق تعالے
کا جو معاملہ فضل اس ناکارہ کے ساتھ ہے اُس سے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالے
آیندہ بھی اس سے محفوظ رہوں گا اور اگر ایسا اتفاق ہوا یا کسی کی امانت میرے
پاس ہوئی تو اُسکی یادداشت زبانی یا تحریری ظاہر کردی جاوے گی اسی کے ضمن
میں یہہ امر بھی قابل اطلاع ہے کہ مہر اہلیہ کا بھی میں ادا کرچکا ہوں مکان مسکونہ اور بعض
دوسرے اموال ملا کر یہہ سب مہر میں دیدیا اسوقت وہ مکان خالص اُنکی ملک ہے
وہ اُس میں جو چاہے تصرف کریں۔ اور اسیطرح اثاث البیت اکثر اُنکی ملک ہے اور

بعض جو مشترک یا خالص میری ملک تھے وہ ہم دونوں کو یاد ہے ہر ایک کا قول اُنمیں انشاء اللہ تعالےٰ قابل تصدیق ہے۔ اور کتب خانہ خالص میری ملک ہے جسکی نسبت کوئی خاص رائے قائم نہیں جو اللہ تعالےٰ کو منظور ہو۔

تنبیہ سیزدہم

میں تجربہ طویلہ کے بعد اپنی متعدد مصلحتیں سمجھکر دو درخواستیں اپنے عنایت فرماؤں کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ مجھکو سفر کی فرمایش سے معاف فرماویں دوسرے یہ کہ بیعت لینے پر زیادہ اصرار نہ فرماویں اس منصب کے لائق بفضلہ تعالےٰ دوسرے حضرات موجود ہیں خدا تعالےٰ اُنکو فیوض و برکات کے ساتھ قائم رکھیں بعض حضرات کے اسماء گرامی لکھتا ہوں کوئی اور بزرگ بھی اگر اسی نمونہ کے میسر ہوں وہ بھی داخل فہرست ہیں۔

حضرت[۱] اُستاذنا مولانا محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند ضلع سہارنپور

حضرت[۲] مولانا خلیل احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔

حضرت[۳] مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پور ضلع سہارنپور۔

حضرت[۴] مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند۔

حضرت[۵] مولانا سید احمد حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ امروہہ ضلع مراد آباد۔

حضرت[۶] مولانا صدیق احمد صاحب انبہٹہ ضلع سہارنپور۔

حضرت[۷] مولانا محمد صدیق صاحب کاندھلہ ضلع مظفر نگر۔

حضرت[۸] مولانا ابو الحسن صاحب مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔

جناب[۹] مولوی حافظ قمر الدین صاحب امام جامع مسجد سہارنپور۔

جناب[۱۰] حافظ عبد الرحمن صاحب محلہ پیر غیب مراد آباد۔

جناب[۱۱] مولانا عین القضاۃ صاحب فرنگی محل لکھنؤ۔

ان حضرات میں سے جن بزرگ سے طبیعت کو مناسبت و موانست و رجحان و میلان ہو اُن سے بیعت کرلیں باقی تعلیم و تلقین و مشورہ نیک کی خدمت سے مجھکو بھی کسی سے عذر نہیں۔

تنبیہ چہاردہم

میں اپنے دوستوں کو خصوصاً اور سب مسلمانوں کو عموماً بہت تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ علم دین کا خود سیکھنا اور اولاد کو تعلیم کرانا ہر شخص پر فرض عین ہے خواہ بذریعہ کتاب ہو یا بذریعہ صحبت بجز اسکے کوئی صورۃ نہیں کہ فتن دینیہ سے حفاظت ہو سکے جنکی آج کل بیحد کثرت ہے اسمیں ہرگز غفلت یا کوتاہی نہ کریں۔

تنبیہ پانزدہم

طالب علموں کو وصیت کرتا ہوں کہ نرے درس و تدریس پر مغرور نہ ہوں اُس کا کارآمد ہونا موقوف ہے اہل اللہ کی خدمت و صحبت و نظر عنایت پر اسکا التزام نہایت اہتمام سے رکھیں ۵ بے عنایات حق و خاصان حق * گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

تنبیہ شانزدہم

جو مدرسہ دینیہ فی الحال یہاں میرے تعلق میں جاری ہے وہ ایک خاص شان کا مدرسہ ہے جسکی تفصیل ضروری میرے مشفق مولوی عبداللہ صاحب کی ایک تحریر مسمی بہ بزظلّ صفحہ سے معلوم ہو سکتی ہے میرا دل یوں چاہتا ہے کہ میرے بعد بھی اُسکے ابقار کی طرف توجہ رکھی جاوے اور خدا یتعالے اس مدرسہ کی خدمت کی جسکو توفیق دے تو وہ اسکے طرز کو جسکا ایک مہتم بالشان جزو تربیت اخلاق و اصلاح نفس ہے نہ بدلے کہ انشاء اللہ تعالے اسمیں بہت خیر و برکت کی امید ہے۔

تنبیہ ہفدہم

دینی یا دنیوی مضرتوں پر نظر کرکے ان امور سے خصوصیت کے ساتھ احتیاط رکھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔

۱- شہوۃ و غضب کے مقتضا پر عمل نہ کریں۔ ۲- تعجیل نہایت بری چیز ہے۔ ۳- بے مشورہ کوئی کام نہ کریں۔ ۴- غیبت قطعاً چھوڑ دیں۔ ۵- کثرۃ کلام

۵ فی الحال ۱۹۰۵ء اس رسالہ کے آخر میں [illegible]

اگرچہ مباح کے ساتھ ہو اور کثرۃ اختلاط خلق بلاضرورت شدیدہ و بلا مصلحت مطلوبہ اور خصوصاً جبکہ دوستی کے درجہ تک پہونچ جاوے پھر خصوصاً جبکہ ہر کس و ناکس کو رازدار بھی بنالیا جاوے نہایت مضر چیز ہے۔ ۶۔ بدوں پوری رغبت کے کھانا ہرگز نہ کھاویں۔ ۷۔ بدوں سخت تقاضا کے ہم بستر نہ ہوں۔ ۸۔ بدوں سخت حاجت کے قرض نہ لیں۔ ۹۔ فضول خرچی کے پاس نہ جاویں۔ ۱۰۔ غیر ضروری سامان جمع نہ کریں۔ ۱۱۔ سخت مزاجی و تندخوئی کی عادت نہ کریں رفق اور ضبط اور تحمل کو اپنا شعار بنا دیں۔ ۱۲۔ ریا و تکلف سے بہت بچیں اقوال و افعال میں بھی طعام و لباس میں بھی۔ ۱۳۔ مقتدا کو چاہیئے کہ امراء سے نہ بدخلقی کرے اور نہ زیادہ اختلاط کرے اور نہ انکو حتی الامکان مقصود بناوے بالخصوص دنیوی نفع حاصل کرنے کے لئے۔ ۱۴۔ معاملات کی صفائی کو دیانات سے بھی زیادہ مہتم بالشان سمجھیں۔ ۱۵۔ روایات و حکایات میں بے انتہا احتیاط کریں اسمیں بڑے بڑے دیندار اور فہیم لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں خواہ سمجھنے میں یا نقل کرنے میں۔ ۱۶۔ بلاضرورت بالکلیہ اور ضرورت میں بلا اجازت و تجویز طبیب حاذق شفیق کے کسی قسم کی دوا ہرگز استعمال نہ کریں۔ ۱۷۔ زبان کی غایت درجہ ہر قسم کی معصیت و لایعنی سے احتیاط رکھیں۔ ۱۸۔ حق پرست رہیں اپنے قول پر جمود نہ کریں۔ ۱۹۔ تعلقات نہ بڑھاویں۔ ۲۰۔ کسی کے دنیوی معاملہ میں دخل نہ دیں۔

تنبیہ ہیجدہم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لِنِسَائِہٖ اِنَّ اَمْرَکُنَّ مِمَّا یُہِمُّنِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَلَنْ یَّصْبِرَ عَلَیْکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ الحدیث رواہ الترمذی

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بعد اپنی بی بی کے آسائش کی فکر ہونا سنت کے موافق بھی ہے اور امر طبعی تو ہے ہی اس لئے محض اس احتمال پر کہ میرے اہل کا وقت مجھ سے شاید موخر ہو جاوے والغیب عند اللہ میں عام طور پر مگر خاص

اُن دوستوں کو جن کی طبیعت پر میرے بعد بھی میرے تعلق کا لحاظ غالب ہو وصیت کرتا ہوں کہ بیس آدمی ملکر اگر ایک ایک روپیہ ماہوار اُنکے لیئے اپنے ذمہ رکھ لیں تو امید ہے کہ اُن کو تکلیف نہ ہوگی اور باقی اصل سپردگی خدا تعالے کو کرتا ہوں۔

تنبیہ نوزدہم

میں اپنے تمام منتسبین سے درخواست کرتا ہوں کہ ہر شخص اپنی عمر بھر یاد کرکے ہر روز سورہ یٰسین شریف یا تین بار قل ہو اللہ شریف پڑھکر مجھکو بخشدیا کرے مگر اور کوئی امر خلاف سنت بدعات عوام و خواص میں سے نہ کریں۔

تنبیہ بستم

حتی الامکان دنیا و مافیہا سے جی نہ لگاویں اور کسی وقت فکر آخرت سے غافل نہ ہوں ہمیشہ ایسی حالت میں رہیں کہ اگر اسی وقت پیام اجل آجائے تو کوئی فکر اس تمنا کا مقتضی نہ ہو۔ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ عہ۔ اور ہر وقت یہ سمجھیں ع شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود + اور علی الدوام دن کے گناہوں سے قبل رات کے اور رات کے گناہوں سے قبل دن کے استغفار کرتے رہیں اور حتی الوسع حقوق العباد سے سبکدوش رہیں۔

تنبیہ بست ویکم

خاتمہ بالخیر ہونے کو تمام نعمتوں سے افضل و اکمل اعتقاد رکھیں اور ہمیشہ خصوصاً بعد پانچوں نمازوں کے نہایت لجاجت و تضرع سے اسکی دعا کیا کریں اور ایمان حاصل پر شکر کیا کریں کہ حسب وعدہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ عہ یہ بھی اعظم اسباب ختم بالخیر سے ہے۔ اور اسی کے ساتھ میں اپنے لئے

عہ ترجمہ اے خدا تھوڑے وقت تک مجکو مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں سے ہو جاتا ۱۲ عہ اگر شکر کروگے تو ہم تمکو زیادہ دینگے +

بھی اس دعا کے لئے درخواست کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالے
میرا بھی ایمان پر خاتمہ فرماوے۔

تتمہ

اگر اور کوئی ضروری بات قابل تنبیہ بعد کو یاد آئی زبانی یا تحریری کچھ ہم
اسکا اعلان کردیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے۔
وصلے اللہ تعالے علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

نصف ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ھ
مقام تھانہ بھون

فائدہ ضروریہ

بعد حمد و صلوۃ عاجز ناکارہ محمد عبد اللہ عفی عنہ گنگوہی عرض کرتا ہے کہ بعد اتمام رسالہ کے بمناسبت مقام و مضمون مصلحت معلوم ہوا کہ آخر میں وصیت قطب الارشاد مرشدی و مولائی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کی بھی نقل کردی جاوے تاکہ فائدہ اور زیادہ کامل ہوجاوے۔ وھو ھذا

حامداً و مصلیاً۔ یہ وصیت عام ہے سب دیکھیں اور سناویں اور عمل کریں۔ اپنی اولاد اور زوجہ اور سب دوستوں کو بتاکید وصیت کرتا ہوں کہ اتباع سنت کو بہت ضروری جانکر شرع کے موافق عمل کریں تھوڑی مخالفت کو بہت سخت دشمن اپنا جانیں اور رسوم دنیا کو سب بری جانکر کرنا نہایت خرابی کی بات ہے اور لذت کھانے اور کپڑے کی قید نہایت خرابی ڈالنے والی دین و دنیا کی ہے۔ اُس سے بہت اجتناب کریں اپنے مقدور سے بڑھکر کام کرنا مآل کار ذلیل ہونا ہی اس کی رسوائی دین و دنیا میں اُٹھانی ہوتی ہے۔ بدمزاجی و کج خلقی سخت نامرضی حق تعالی کی ہے۔ دنیا میں ایسا آدمی خوار رہتا ہے اور آخرت میں نہایت ذلت اُٹھاتا ہے نرمی سب کے ساتھ لازم ہے اور بُرا کام قلیل بھی بُرا ہے۔ اور اذیت

واچھا کام اگرچہ تھوڑا ہو بہت بڑا رفیق ہے۔ تکلفات شادی وغمو کے بدعت
سے خالی نہیں ہیں۔ اُس کو ستری نہ جانیں۔ طعن و تشنیع خلق اور برادری
کے سبب سے اپنے مقدور سے زیادہ کام کرنا یا خلاف شرع یا بدعت کو کرنا عقل
کی بات نہیں۔ دنیا و دین میں اس کا خمیازہ بڑا ہے۔ اسراف کی مذمت
اور برائی شریعت میں سخت آئی ہے کہ شیطان کا بھائی اُس کو قرآن
میں فرمایا ہے اگر میرا انتقال ہو جاوے تو حسب مقدور ثواب پہونچادیں اندازہ
سے زیادہ ہرگز نہ کریں۔ نہ کوئی تکلف غیر مشروع کریں۔ جو کچھ ہو موافق سنت
کے ہو۔ باہم اتفاق سلوک سے رہیں۔ فقط